

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کا ایک نایاب مجموعہ تحریرات

"فتوحات المکیہ و الفیوضات المدنیہ"

عارف نوشاہی

مجلد "فکر و نظر"، اسلام آباد کے شمارہ محرم - ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ / جولائی - ستمبر ۱۹۹۳ء میں مطبوعہ اپنے مقالے "محمد ہاشم کشمیری کے بعض فارسی رسائل کی بازیافت" میں ہم نے دربار عالیہ مرشد آباد پشاور کے کتب خانے کے نادر مخطوطات کا ذکر کرتے ہوئے شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ (۱۷۵۸-۱۸۵۲ھ) کی کتاب فتوحات المکیہ و الفیوضات المدنیہ کا نام بھی لیا تھا۔ رمضان ۱۴۱۳ھ میں راقم الحروف کو ایک شب کے لیے دوبارہ دربار عالیہ مرشد آباد پشاور جانے کا موقع ملا تو عشاء اور سحر کے درمیان اس کتاب کی ورق گردانی کرتا رہا۔ اس کا ہر ورق اور تحریر اس قدر اہم تھی کہ اس سے سرسری آگے گزر جانا ممکن نہ تھا۔ میں نے جب ہی ارادہ کر لیا تھا کہ اس کتاب کے مشمولات کا تفصیل کے ساتھ تعارف لکھوں گا۔ میں نے صاحب کتب خانہ حضرت ابو الخیر عبداللہ جان نقشبندی مجددی مدظلہ العالی سے درخواست کی کہ وہ یہ کتاب چند روز کے لیے مستعار مجھے مرحمت فرمائیں تاکہ میں پورے اطمینان کے ساتھ کتاب کا مطالعہ کر سکوں۔ حضرت موصوف نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے نسخہ پشاور سے اسلام آباد بھیج دیا بلکہ (رسائل کشمیری کے ساتھ) اس کی مائیکرو فلم بنانے کی اجازت بھی دے دی۔ یہ مائیکرو فلم کتاب خانہ سنج بخش مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد میں استفادہ عام کے لیے محفوظ کرا دی گئی ہے۔ یہ عمل نہ صرف حضرت موصوف کی خدمت میں اظہار امتنان کرنے کا ہے بلکہ اس امر کے اعتراف کا بھی ہے کہ اشاعت علم و دانش کے لیے جو سعہ صدر اور کشادہ دلی حضرت صاحب کے ہاں دیکھنے میں آئی ہے وہ عصر حاضر کے دیگر سجادہ نشینوں میں خال خال ہی پائی جاتی ہے۔

نسخے کی کیفیت

یہ بڑی تفتیح پر تین سو چونتیس صفحات کا مخطوطہ ہے اور جلد ہے مگر مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ اس کی جزء بندی ڈھیلی پڑتی جا رہی ہے۔ یہ نسخہ پہلے محدث دہلوی کے اخلاف کے پاس نسلاً بعد نسل محفوظ چلا آ رہا ہے، جیسا کہ صفحہ اول پر نیلی روشنائی سے لکھی گئی اس معاصر اردو یادداشت سے واضح ہوتا ہے:

"کتاب ہذا میں بعض جگہیں تو شیخ نورالحق بن شیخ محقق عبدالحق کی لکھی ہوئی ہیں اور اس کے بعد جب ہمارے ۰۰۰ (ناخوانا) کے جد اعلیٰ مولانا عصمت اللہ صاحب برادر شیخ محب اللہ جن کی مہر کتاب ہذا میں لگی ہوئی ہے بوجہ سیر علاقہ ہذا میں آئے، باقی دو برادران واپس چلے گئے اور یہ کتاب ان کے پاس رہ گئی۔ اس میں خالی جگہوں میں ان کی (تحریریں) موجود ہیں۔ انوار الحق بن غلام ربانی۔"

انوار الحق مذکور محدث دہلوی کی اولاد میں سے تھے۔ ان کا شجرہ نسب جو محدث دہلوی تک منتہی ہوتا ہے ان کے دیگر بنی اعمام کے ساتھ صفحہ ماقبل پر موجود ہے۔

نسخے کے صفحہ اول پر "محب اللہ ۱۱۰۳" عبارت کی مرثبت ہے۔ یہ شیخ نور اللہ بن شیخ نورالحق بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے بیٹے تھے۔

یہ کتاب ان تحریروں کا مجموعہ ہے جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ۹۹۹ھ میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں قیام کے دوران نقل کی تھیں۔ البتہ کچھ تحریریں ہندوستان سے حجاز جاتے ہوئے راستے میں نقل کیں اور بعض اقتباسات حجاز سے ہندوستان واپس پہنچ کر لیے۔

۸-۹۹۹ھ میں محدث دہلوی "حرمین جانا دیگر ماخذ سے بھی ثابت ہے۔ مثلاً محدث دہلوی نے جذب القلوب میں اس کا ذکر کیا ہے۔

محدث دہلوی نے اس مجموعہ تحریرات کا نام بجا طور پر فتوحات المکیہ و الفیوضات المدنیہ رکھا ہے کیونکہ اس میں انہوں نے نہ صرف ان کتابوں کے اقتباسات نقل کیے ہیں جو انہیں حرمین شریفین میں دستیاب ہوئیں بلکہ اس ارض مقدس میں مشائخ طریقت سے انہیں جو

بعض اورادو اشغال پڑھنے کی اجازت حاصل ہوئی وہ بھی نقل کر دیے ہیں۔ صفحہ اول پر محدث دہلوی کے قلم سے یہ یادداشت کتاب کے نام اور کیفیت کے بارے میں اہم ہے:

” هذه الصحيفة اللطيفة والنيمة الكريمة مسماة بالفتوحات المكيه و الفيوضات المدنيه مسطوره اكثرها في هذين المقامين الشريفين والبلدتين الكريمتين على يد الفقير الملتجى الى فضل الله و حرمه و الى جناب رسول الله و كرمه الفقير الحقير المسكين عبدالحق بن سيف الدين وهو بحر موج و نور و هاج يتموج بامواج انواع علوم الدين ويتنور بانوارها قلوب اهل اليقين اجزت بها بطريق الوجاهه للولد الاعز الاكرم والنور الابي الاتم نورالحق تذكره منى عنده و موهبة من يدي عليه نفعه و حياه و بارك عليه في دنيا و آخرة و وقفه بفضله و كرمه بما يحب و يرصاه - حررت هذه الاسطر صبحه يوم الثلاثاء الحادى عشره من شهر المحرم سنة الف واحد و ثلثين فى وقت طيب و صدر متشرح و قلب متنور بنور عين اليقين... الخ“

صفحہ ۲ پر شیخ حمید بن قاضی عبداللہ سندى مدنی کے ہاتھ سے لکھا ہوا درود بزبان عربی ہے جس کے پڑھنے کی اجازت انہوں نے محدث دہلوی کو دی تھی۔ محدث دہلوی جب ۱۹۹۷ء میں ہندوستان سے حرمین شریفین جا رہے تھے تو احمد آباد میں شیخ حمید سے ملے اس درود شریف کے اختتام پر محدث دہلوی نے یہ یادداشت لکھی ہے:

” بخط الشيخ العالم العامل بقية السلف تذكرة المحدثين الشيخ حميد بن الشيخ الزاهد القاضي عبدالله السندی المدني اجازة منه و قراة على سنة سبع و تسعين و تسعمائة ببلدة احمد آباد حين التوجه الى بلد الله الحرام و كان اول ما كتب فى هذه المجموعه هذه الاسطر وكان ذلك فى آخر ربيع الاول او اول ربيع الآخر من الشهر المذكوره والله اعلم“

صفحہ ۳ پر کتاب کے مندرجات کی فہرست ہے۔ ایک اور فہرست مندرجات صفحہ ۳۰۰ تا ۳۰۴ بعنوان ” فہرس ما فى هذه المجموعه الشريفه “ بھی موجود ہے۔

اب ہم صفحہ بہ صفحہ کتاب کے مندرجات کا ذکر کرتے ہیں۔ اکثر تحریروں کے خاتمے پر محدث دہلوی نے اپنے دستخط کے ساتھ مقام تحریر، وقت تحریر اور تاریخ تحریر درج کی ہے۔ ہم

نے یہاں صرف چند دستخط نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے:

۱- احادیث فی فضل الصلوٰۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم منقولہ من بعض کتب الحدیث
مثلاً شیخ احمد بن ابی بکر بن محمد الزداد صوفی محدث کی کتاب سے - ص ۵

۲- دعا الفرج من الامام جعفر الصادق سلام اللہ علیہ وعلی آباءہ الکرام - ص ۶

۳- رسالہ احمد بن محمد بن محمد طوسی - ص ۷

۴- کتاب "تحقیقات" خواجہ محمد پارسا بخاری سے منقول چند سطور 'مورخہ ۲۸ ربیع الاول
۱۰۰۸ھ بمقام دہلی-

۵- صیغہ الصلوات منسوبہ الی حضرت سیدی الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ
عنہ ' ص ۷-

۶- دعوات ماثورہ مجموعہ من کتاب حصن الحصین جمعہا الکاتب ' ص ۸-

۷- حزب البحر مع اسنادہ و اجازتہ من حضرت الشیخ ابی الحسن علی شاذلی للفقیر
الحقیر قرآۃ، ص ۹-۱۰، محدث دہلوی نے یہ حزب بروز جمعہ ۲ شوال ۹۹۹ھ خانہ کعبہ میں نقل کیا
اور مکہ مشرفہ میں شیخ عبدالوہاب بن ولی اللہ محب حنفی ہندی کے سامنے پڑھا۔

۸- الحزب الکبیر المعروف بحزب البر للشیخ الامام ابی الحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ
مجاز قرآۃ، ص ۱۰-۱۲ - محدث دہلوی نے یہ حزب ۷ شوال ۹۹۹ھ کو کعبہ المشرفہ میں نقل کیا
اور یہ بھی شیخ عبدالوہاب ہندی کے سامنے پڑھا، محدث دہلوی لکھتے ہیں: "وقد قرأته علی
الشیخ سلمہ اللہ و اجازۃ من بقراتہ و روايتہ و الحمد لله اولاً و آخراً۔"

۹- صلوة علی رسول اللہ لسید عبدالقادر الجیلانی، ص ۱۶-۱۸-

۱۰- بدرقہ الايمان للشیخ عبدالقادر الجیلانی، ص ۱۹-۲۰-

۱۱- حزب سیدی محمد عبدالقادر الحسنی الجیلانی علی المتعارف بین فقراء القادریہ
بمکہ المشرفہ، ص ۲۱ - آخر میں محدث دہلوی نے اپنے دستخط یوں کیے ہیں: کتبہ الفقیر

الحقير الملتجى الى باب الله العليم التقدير عبدالحق بن سيف الدين بمكة المشرفه و سمعت من السيد الصالح الموفق السيد اسماعيل بن الشيخ السيد السند جمال الدين زين مجالس الذكر الشيخ محى الدين المكي القادري بمكة المشرفه سنه ثمان و تسعين و تسعمائة-

١٢- دعاء سيف الله من احزاب سعدالدين الحموى يقرأه يوم الجمعة اجازة للكاتب من بعض الصالحين بطريقه فى آخره، ص ٢٢ - ٢٤-

١٣- حزب الشيخ العارف بالله ابى الحسن البكرى و ولده العارف الكامل محمد البكرى، ص ٢٨ - ٣١

١٤- حزب الفقر الملقب بحزب الفتح، ص ٣٢

١٥- منقول من محاسن المجالس للشيخ ابى العباس احمد بن موسى بن عطا الصنهاجى المعروف بابن عريف، حرره بالمدينه، ص ٣٣-

١٦- منقول من تاييد المنه بتاييد تأليف الشيخ محمد بن الشيخ ابى الحسن البكرى الشافعى الاشعري، ص ٣٣ - ٣٥-

١٧- رساله فى فضل ليله نصف شعبان ابوالحسن بكرى، مورخه غره ذى الحجه الحرام ٩٩٨هـ بمكة المشرفه، ص ٣٥ - ٣٨-

١٨- الفصل الرابع فى فضل الذكر و آدابه من مختصر الرساله القشيرييه كتاب مختصر مسمى بمنهج السالك الى اشرف المسالك، اجازة قرآنة، مورخ ٣ جمادى الاولى ٩٩٩هـ بمكة المشرفه، ص ٣٨ - ٣١-

١٩- رساله للشيخ ابى عبدالرحمن السلمى فى بيان علم اليقين و عين اليقين و حق اليقين، ص ٣٢ -

٢٠- مسئله صفات الذاكرين و المتفكرين الله من كلام ابى عبدالرحمن السلمى قدس سره ص ٣٢ - ٣٣ اس رساله كاترقيه حسب زيل ہے: تمت الرساله فى بيان الذكر و الفكر

والتي قبلها في بيان علم اليقين و عين اليقين وحق اليقين في الحرأ الشريف تجاه الكعبه
المكرمه اواخر شبر رمضان سنه تسع و تسعين و تسعمائه منقوله من النسخه المكتوبه
من نسخه الشيخ المؤلف و الله اعلم و تاريخ كتابه نسخه الاصل في نحو سنه ستين و
خمسائه قد بما مكتوب في آخر الرساله صوره سماع المشايخ من الرساله الشيخ الامام
ابي عبدالرحمن السلمى رحمة الله عليه بواسطه و بدونها و نصه-

صوره سماع الشيخ الامام الحافظ ناصر السنه ابي صالح بن عبدالملك رحمة الله
عليه على ظبر الجز و سمع الجزء كله يلقط الشيخ ابي عبدالرحمن السلمى رحمه الله
اسماعيل بن ابي سعد الشعسى (كذا) و ابو سعيد الحشاب و ابو صالح احمد بن عبدالملك
الموذن في ذى القعد سنه ثمان و اربعمائة-

صوره سماع الصدر الشهيد امام الأئمه ظهير الدين شمس الاسلام ركن الشريعه
قدوة الامه معنى الفريقين ناصح الملوك و السلاطين اوحده الزمان عدده الخلافه ابي سعد
اسماعيل بن الامام ابي صالح رضى الله عنهم-

سمع جميع هذه المسثله من صفات الذاكرين و المتفكرين من الشيخ الحافظ ابي
صالح احمد بن عبدالملك الموذن ولده اسمعيل و اولاد الاستاد الامام ابي القاسم عبدالكريم
بن هوازن القشيري ابو نصر و ابو المظفر و ابو الحسن على بن ابي القاسم العرال و ابو الحسن
على بن حمزه الطوسى و ابو القاسم سليمان بن ناصر و على بن ابي محمد الطبرى و صالح
بن ابي نصر الجيلى بقراه عبدالرحمن بن الحسن بن محمد الفارسى في ذى القعد سنه
ستين و اربعمائه، ص ۴۳-

۲۱- رساله احمد بن حسين ييبقى في مناقب الامام ابي الحسن الاشعري امام اهل السنه
و الجماعة، ص ۴۲-۴۵-

۲۲- كتاب النورين في اصلاح الدارين في الدعوات الماثوره تأليف الشيخ العلامة جمال
الدين محمد بن عبدالرحمن بن عمر بن عبدالله الجيشى الوصالى- ص ۳۶ - ۵۱- محرث
دہلوی کو اس کے پڑھنے کی بھی اجازت تھی۔ یہ رسالہ ۱۶ رمضان المبارک ۹۹۹ھ کو حرم شریف

مکہ میں تحریر ہوا۔

۲۳۔ شرح حزب البحر لسیدی الشیخ العارف باللہ ابو العباس احمد بن محمد بن عیسیٰ البرنسی عرف زروق الفاسی، مورخ ۱۱ شوال ۵۹۹ھ یوم الوداع من البيت الشریف، ص ۵۶-۶۶

۲۴۔ رسالہ تبیین الطرق الی اللہ تعالیٰ للشیخ علی بن حسام الدین متقی و فواید التی وجدت بخط المؤلف علی ظهر الرسالة۔ ص ۷۲-۷۳۔ محدث دہلوی نے نہ صرف شیخ علی متقی کا رسالہ نقل کر دیا ہے بلکہ رسالے کے شروع میں بخط مصنف (علی متقی) جو افادات لکھے پائے وہ بھی نقل کر دیے۔ محدث دہلوی نے یہ رسالہ شیخ متقی کے شاگرد اور خلیفہ شیخ عبدالوہاب کے منقولہ نسخے سے نقل کیا جیسا کہ وہ لکھتے ہیں: انا نسخة من خط تلميذه و خليفة الشيخ عبدالوهاب سلمه الله۔

۲۵۔ رسالہ التحذیر عن الوقوع فی البلکة والبلید لمن شرع فی علم الحقائق ملا اہلیة تالیف علی بن حسام الدین متقی، ص ۷۳-۷۵، یہ رسالہ شائد بخط محدث دہلوی نہیں ہے۔

۲۶۔ رسالہ فی بیان قاعدہ طریق الفقر المحمدی لشیخ احمد بن ابراہیم الواسطی الحزامی و فواید تناسب موضوع الكتاب۔ مورخ ۲۳ ذی الحجہ ۵۹۸ھ بمکہ المعظمہ، ص ۶۸-۷۱

۲۷۔ کلام فی تحقیق معنی القیض و البسط اللہ نقلہ من خط علی المتقی قدس سرہ، ص ۷۷۔

۲۸۔ فایده من بیان قبائل الیمن و اخرى فی فضل اهل الحديث و اخرى ذکرها السیوطی، ص ۷۸۔

۲۹۔ رسالہ فی معنی الغربیہ مسماة بشارة الحبيب فی فضل الغربی لسیدی الشیخ عبدالوہاب بن ولی اللہ قدس سرہ، ص ۸۳-۸۴، احادیث نبوی پر مبنی یہ رسالہ الجامع الکبیر مولفہ علی بن حسام الدین متقی سے مقتبس ہے۔

۳۰- عبد الوہاب بن ولی اللہ کا عربی رسالہ فی بیان امکان الوصول الی اللہ مع الہل والعیال والاسباب - مصنف نے اس رسالے کے تین نام رکھے ہیں : (۱) الاصل الاصل فی امکان الترقی للمقبت والمتاہل والمعیل : (۲) ترقیہ الاحوال مع السکونہ فی الاسباب و الہل والعیال : (۳) فتح الابواب فی امکان الوصول الی اللہ مع الہل والعیال والاسباب، ص ۸۳-۸۷

۳۱- رسالہ مسماة بنصیحة الفطنة فی الخلاص عن الفتنة لشیخ عبدالوہاب، یہ رسالہ فارسی میں ہے، مصنف اس کے مقدمے میں لکھتا ہے: اس چند نصیحت است خالص کہ از احادیث صحیحہ نبویہ گرفتہ پاری کردہ شد مرکسانی را کہ در رفتن و زلال افتادہ اند، ہر کسی کہ از ایشان برین نصائح عمل کند امید از خدای تعالی آست کہ از شرفتن مصون و محروس ماند۔ ص ۸۷-۸۸

۳۲- رسالہ مفاتیح الغیوب فی معرفہ خواطر القلوب لشیخ عبدالوہاب بن ولی اللہ ہندی، ص ۸۸-۸۹

۳۳- شفا العلیل فی فضائل التبلیل لمشیخ عبدالوہاب بن ولی اللہ، مورخ ۶ شوال ۹۹۹ھ فی الحرم الشریف الکبری، ص ۹۱-۹۲

۳۴- نسخہ اجازہ خرقہ التصوف من الشیخ الولی العارف باللہ سیدی الشیخ عبدالوہاب المتقی المکی السندی الحنفی القادری الشاذلی للفقیر الی اللہ عبدالحق بن سیف الدین بن سعد اللہ عفی عنہ - اس کے آخر میں محدث دہلوی نے یہ دستخط کیے ہیں: حررت انتسخہ من نسخہ الاصل مصنف لیلۃ الثالث عشر من شهر جمادی الاخرہ سنہ احدی والف ببلدہ دہلی۔ اور شیخ کی تاریخ وفات یوں لکھی ہے: وفات سید الشیخ عبدالوہاب المتقی ثانی عشر ربیع الاول سنہ الف وائنی عشر۔ ص ۹۵-۹۷

۳۵- اسطر معدودہ فی انتخاب احیاء العلوم و خلاصہ مافیہ، ص ۹۸

۳۶- نسبة خرقہ الشیخ الاجل محمد بن العربی الی حضرة القطب بالربانی الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ منقولہ من رسالہ عنہ منقولہ من رسالہ مفردہ لشیخ فی نسبة الخرقہ و شرطها، ص ۹۹

- ۳۷- رسالہ کتبہا الشیخ محی الدین بن عربی الی الامام فخر الدین الرازی قدس سرہما، ص ۱۰۱۔
- ۳۸- مکتوب مولانا شیخ شیوخ الاسلام شباب الدین السهروردی الی الامام فخر الدین الرازی، ص ۱۰۱۔
- ۳۹- ایضاً من کلام الشیخ السهروردی فی بیان الفنا و البقا و الخواطر، ص ۱۰۲۔
- ۴۰- فتوح سر لاج فی وضع الیمین علی الشمال و جعلہما فی سمت المعده بین الصدر و السرد، ص المذكور، ص ۱۰۳۔
- ۴۱- ایضاً من کلامہ قدس سرہ فی الروح و العقل، ص ۱۰۳۔
- ۴۱الف- ایضاً من وصایا الشیخ قدس سرہ، ص ۱۰۳- ۱۰۵۔
- ۴۲- من فتوحات الشیخ یسمى کتاب السیر و الطیر، ص ۱۰۷۔
- ۴۳- ایضاً من کلامہ رحمہ اللہ علیہ فی بیان طریق السلوک الی اللہ، ص ۱۰۸۔ یہ تحریر مسجد الحرام میں نقل کی گئی۔
- ۴۴- احادیث فی خصال الایمان و فیہ فضل الشہدا فی البحر لسیوطی، ص ۱۰۹، حرم شریف میں نقل کی گئیں۔
- ۴۵- الدرر المنظم فی الاسم الاعظم من رسائل الشیخ جلال الدین سیوطی، ص ۱۱۰۔
- ۴۶- رسالہ بدیعہ نافعہ فی غفران ما تقدّم من الذنوب ماتاخرہ، ص ۱۱۱-۱۱۲۔
- ۴۷- رسالہ فی توجیہات قولہ تعالیٰ لیغفر لک اللہ ماتقدّم من ذنبک و متاخرہ لسیوطی، مکتوبہ ۹۹ھ کتبہ، ص ۱۱۲- ۱۱۳۔
- ۴۸- رسالہ اخری فی العمامہ و ارسال العذبه لہ (سیوطی) رحمۃ اللہ، ص ۱۱۳- ۱۱۴۔
- ۴۹- رسالہ بلوغ المارب فی قص الشارب لسیوطی، ص ۱۱۴۔

- ۵۰۔ التقاط نقط المرجان فی احکام الجن لسیوطی، ص ۱۱۵ - ۱۱۷
- ۵۱۔ تنزیہ الانبیاء عن تسفیہ الاغیاء لسیوطی، ص ۱۱۸ - ۱۱۹
- ۵۲۔ الحبل الوثیق فی نصرۃ الصدیق لسیوطی، ص ۱۱۹ - ۱۲۰، مصنف نے اس رسالے میں قرآن مجید کی آیت وسیجنہا الاتقی (اللیل / ۱۷) کی تفسیر بیان کی ہے اور اس سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ لیے ہیں۔
- ۵۳۔ رفع الاساعن النساء لسیوطی، ص ۱۲۰ - ۱۲۱، رویت النساء للباری تعالیٰ کے موضوع پر رسالہ ہے۔
- ۵۴۔ القول المنجلی فی تطور الولی لسیوطی، ص ۱۲۱ - ۱۲۳، سیوطی نے اس رسالے میں یہ ثابت کیا ہے کہ ولی اللہ مختلف شکلیں اختیار کر کے مختلف مقامات پر ظاہر ہو سکتا ہے۔
- ۵۵۔ کلام من بعض المحققین فی تقسیم الادراک واثباتہ للمجمادات، ص ۱۲۴۔
- ۵۶۔ رسالہ المعانی الدقیقہ فی ادراک الحقیقہ منبأ، ص ۱۲۴ - ۱۲۵۔
- ۵۷۔ من قلا ید العقیان فی ترجمۃ ابی حنیفۃ النعمان لشیخ ابن حجر، ص ۱۲۷ - ۱۲۹ مورخ ۲ شعبان ۵۹۹ھ فی حرآ مکی۔
- ۵۸۔ قول الجلی فی حدیث الولی لسیوطی، ص ۱۲۳
- ۵۹۔ تحفہ المہتدین باسماء المجددین، قصیدہ لسیوطی فی اسماء مجددی المائۃ و ادعاء التجدید لنفسہ فی المائۃ التاسعة، ص ۱۳۳
- ۶۰۔ صواعق عن النواعق - ترقیمہ یوں ہے: تمت الرسالہ فی بستان زیمہ فی طریق الحجاز الی مکہ المعظمۃ التاسع والعشرین من شعبان سنہ تسع وتسعین وتسعمائۃ وانا الفقیر الحقیر عبدالحق بن سیف الدین غفراللہ والوالدیہ و لجمیع اسلافہ و اخلافہ اجمعین - ص ۱۳۴ - ۱۳۶۔
- ۶۱۔ رسالہ لسیوطی فی اقامۃ اللہ السلطان و فضائلہ بالأحادیث، ص ۱۳۶

- ۶۲- رسالہ مسماة بالنضرة فى احاديث الماء والرياض والخضرة، ص ۱۳۷
- ۶۳- فى ذكره صلى الله عليه وسلم فى التورته نقل من كتاب الوفا باخبار المصطفى لابن الجوزى مختصر الاسانيد۔ محدث دہلوی نے یہ سطور غرہ محرم الحرام ۱۰۰۰ھ میں بندر دیو میں لکھیں جب وہ مکہ مکرمہ سے ہندوستان واپس آ رہے تھے۔ ص ۱۶۰-۱۶۶۔
- ۶۴- فى ذكر فضل صلى الله عليه وسلم على الانبياء عليهم السلام من الكتاب المذكور، ص ۱۶۶-۱۶۷
- ۶۵- رسالہ زوراء لجلال الدين محمد دوانى، شيخ دہلوی نے یہ رسالہ ۲۶ رجب ۱۰۰۳ھ کو دہلی میں نقل کیا۔ ص ۱۷۹-۱۸۰
- ۶۶- فى مجموعيه الماهيات من شرح الزوراء و حاشيه التجريد، ص ۱۸۱
- ۶۷- رسالہ لابی البركات فى ظهور الكواكب ليلا و خفايها نهارا، ص ۱۸۲
- ۶۸- باب المناهى من كتاب الجامع الصغير لسيوطى، مورخ ۱۱ شوال ۹۹۹ھ بکعبہ المشرفہ، ص ۱۸۳-۱۸۸
- ۶۹- نقد الصحيح لما اعرض عليه من احاديث المصاييح شيخ مجدالدين محمد بن يعقوب الفيروز آبادى، مکتوبہ سلخ جمادى الاخر ۱۰۱۲ھ دہلی، ص ۱۸۸-۱۸۹
- ۷۰- رسالہ فى الاحاديث المتواترة لشيخ على المتقى مختصره من رساله قطف الازهار المتناثرة، ص ۱۹۰۔
- ۷۱- ثلاثيات البخارى اجازہ قرآۃ، ص ۱۹۱-۱۹۲۔
- ۷۲- الکلام فى التراويح والوتر من الشيخ قاسم (بن قطلوبغا) الحنفى احد العلماء المتأخرين فى مصر، ص ۱۹۳۔
- ۷۳- رسالہ فى وصل التطوع بالفرضيه لشيخ قاسم، ص ۱۹۵-۱۹۶۔
- ۷۴- رسالہ لسيوطى فى صلوة صلى الله عليه وسلم التراويح عشرين ركعتہ، ص ۱۹۷-۲۰۱۔

٤٥- الكلاذ فى القرائت وتواترها وحاد القرآن العظيم، ص ٢٠٠ - ٢٠١، مكتوبه ١١ جمادى الاول ١٩٩٩ هـ مكه معظمه -

٤٦- الكلاذ على الحشيشه التى ياكلونها المسماة بالقنبل لابو عبدالله محمد بدر الدين بن عبدالله زركشى شافعى مصرى، مكتوبه ٤ شوال ١٩٩٩ هـ، ص ٢٠٦ - ٢٠٨

٤٧- الكلاذ فى المعاريج لبعض العارفين، ص ٢١٣ -

٤٨- اسرار بيت الله و حجه لشيخ محبى الدين بن عربى، مكتوبه رمضان ١٩٩٨ هـ مكه، ص ٢١٥

٤٩- ذكر اميته بن صلوت وقوله صلى الله عليه وسلم فيه آمن شعره وكفر قلبه، ص ٢١٦ -

٨٠- بيان عالم الملكوت و الجبروت والشهادة من جواهر القرآن لغزالى - ترقيمه حسب ذيل به: من جواهر القرآن لاما الهما ابنى حامد محمد الغزالى حررت هذه السطور ظهره يوم الاحد الرابع والعشرين من رمضان المبارك فى الحر الشريف من البلد الحر اقريب باب الصفاتجاه الكعبه زادها الله تعظيمها وتشريفها سنه تسع وتسعين وتسعمائة، وانا الغريب المنكسر عبدالحق حقى الدهلوى - ص ٢١٤ -

٨١- نصايح حكماى يونان - فارسى ميس، ص ٢٥٠

٨٢- رساله لشيخ نور الدين عبدالرحمن الاسفراينى الى احد من سلاطين الوقت فى التنبيه عن حقيقته السلطنت وكيفية نقلها عن الدوحه المباركه الميمونه الاسلاميه، فارسى ميس، ص ٢٥١ - ٢٥٢ -

٨٣- مکتوبات شيخ نجم الدين احمد خيوقى الى نجم الدين على جامرمى و مکتوبات شيخ احمد غزالى، فارسى، ص ٢٥٣ - ٢٥٤ -

۸۴- منتخب تذکرۃ الشعراء اللولد اعز نور الحق ابقاه لله وسلمہ ' فارسی ' ص ۲۵۵ -
۲۵۹-

اس کے بعد متفرق فارسی اشعار اور تحریریں ہیں۔ صفحہ ۲۶۷ پر رسالہ شق قمر و بیان ساعت ' فارسی زبان میں ہے اس کے بعد عبدالغفار عبدالوہاب بن محمد حسینی بخاری کے عربی رسائل ہیں۔ صفحہ ۲۹۰ پر محدث دہلوی " کے حسب ذیل دستخط ہیں: کتبہ الفقیر الی اللہ القوی عبدالحق بن سیف الدین الدہلوی سنہ سبع عشرہ و الف فی شہر ربیع الآخر - صفحہ ۲۹۷ پر شیخ الغفار عبدالوہاب کا اپنے بیٹے شیخ احمد طیار کے لیے فارسی خط نقل ہوا ہے اور شیخ عبدالوہاب کے مریدوں کے لئے بھی کچھ فارسی خطوط ہیں۔

صفحہ ۳۲۷-۳۳۳ نورالحق بن عبدالحق دہلوی " کا عربی رسالہ رفع سبابہ نقل ہوا ہے مکتوبہ ۷ شوال ۱۰۶۵ھ۔

صفحہ ۲۰۹ پر کسی متاخر کاتب نے " الاحادیث المرویہ عن الشیخ ابی الرضا رتن الہندی رضی اللہ عنہ الفہا ورتبہا الشیخ الکبیر قدوة الارباب الکشف علاء الدولہ السمنانی قدس اللہ سرہ العزیز فی عشرۃ ابواب - نقل کی ہیں۔

صفحہ ۲۶۳-۲۶۵ پر فارسی میں خط کی آفرینش کی مختصر تاریخ، خطوط ستہ کے نام اور مضامین اور اساتذہ کے نام ہیں۔ آخر میں خط نستعلیق کا ذکر ہے اور یہ مضمون اس جملے پر اختتام پذیر ہوتا ہے: " و امروز جاوہر رقی کہ صاحب نفس دلپذیر توان گفت مولانا محمد حسین کشمیری است کہ برکاتہاں روزگار چیرہ دستی می کند۔"

اس مجموعے میں متاخر کاتبوں کی اور بھی تحریریں ہیں جن کا ذکر ہم نے اس مقالے میں قلم انداز کر دیا ہے۔

اگر اس مجموعے کی عکسی اشاعت کا اہتمام ہو جائے تو نہ صرف شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا خط محفوظ ہو جائے گا بلکہ بہت سے نایاب رسائل کے اقتباسات بھی منظر عام پر آجائیں گے۔

